باب 9 رہنمائی اور مشاورت
(Guidance and Counselling)

زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جسے کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو اور اسے کسی سے مشورہ کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت نہ پڑی ہو۔ روزمرہ پیش آنے والے مسائل تو فرد بآسانی، اپنی ذاتی کوشش اور کاوش سے حل کر لیتا ہے ان مسائل و مشکلات کو وہ اپنے کسی دوست، عزیز اور ساتھیوں سے مشورہ کر کے حل کر لیتا ہے تاہم کبھی کبھی، کسی نہ کسی کو ایک ایسے مسئلے سے سابقہ پڑتا ہے جو وہ کسی سطحی مشورہ یا ہدایت و رہنمائی سے حل نہ کر سکتا ہو۔ صرف مسائل یا مشکلات ہی میں مشاورت و رہنمائی کی ضرورت نہیں ہوتی بعض صورتوں، مثلاً کوئی مضمون منتخب کرنے، کسی پیشے کے اختیار کرنے یا کسی خاص نفسیاتی اُلجھن کو سلجھانے میں بھی ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ایک بچہ کسی مضمون میں مناسب کارکردگی و کامیابی سے محروم ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس مضمون میں ہی اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ وہ کون سی وجوہات ہیں جو اس طالب علم کی مذکورہ مضمون میں ناکامی کا باعث بنتی ہیں۔ ان تمام صورتوں میں بچے، افراد یا طالب علم کو رہنمائی اور مشاورت کی ضرورت ہے۔

رہنمائی (Guidance)

تعلیم کے قدیم اور جدید مفہوم میں جو فرق آیا ہے اس کے مطابق رہنمائی کے تصور میں بھی وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ تعلیم کا قدیم مفہوم صرف اس بات پر مرکوز تھا کہ استاد کا کام، بچے کو علم فراہم کرنا اور چند کتابوں کے پڑھانے کے ساتھ ساتھ معلومات فراہم کرنا ہے۔ جدید مفہوم میں تعلیم اور استاد کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہوگئی ہے کہ وہ طالب علم کی شخصیت کی ہمہ پہلو اور ہمہ گیر نشوونما کرے اور جہاں جہاں ضرورت ہو، طالب علم کی صلاحیتوں کے مطابق اس کے مسائل اور مشکلات کو دُور کرنے میں طالب علم کی مدد کرے۔ تعلیم کے اس جدید مفہوم کی بنا پر اب یہ ضرورت بھی محسوس کی جانے لگی ہے کہ معلم رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دے۔ بعض صورتوں میں ہر اُستاد، طالب علم کے تمام تر مسائل اور اس کو پیش آنے والی بیشتر مشکلات میں طالب علم کی مدد کرنے کی پوری مہارت نہیں رکھتا۔ اس لیے اس کام کے لیے یہ تصور بھی سامنے آیا کہ رہنمائی کا ایک علیحدہ شعبہ بھی اداروں میں قائم کیا جائے اور کلی طور پر اس کام کو انجام دینے کے لیے ایک ماہر شخص کو بھی اداروں میں موجود ہونا چاہیے۔

رہنمائی کے لغوی معنی راستہ دکھانے، نشاندہی کرنے، آگے آگے چل کر پیروی کرانے یا مشکل میں مدد کرنے کے ہیں۔ رہنمائی کسی فرد کے لیے سوچنا نہیں، بلکہ اس کے ساتھ مل کر سوچنے اور مشکل کا حل تلاش کرنے کا نام ہے۔ صرف مشکل کو حل کر دینا کافی نہیں بلکہ فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی مشکل کو خود سمجھے اور اپنی صلاحیتوں کو کام میں لا کر اس مشکل کا حل نکال سکے۔ رہنما کسی فرد کو سوچنے، غور کرنے، اپنی صلاحیتوں کو کام میں لانے، مشکل کو پہچاننے، مسئلہ کی شناخت کرنے اور اسے مشکل یا مسئلہ کو حل کرنے کے طریقے تلاش کر لینے کے قابل بنا کر باقی کام فرد پر چھوڑ دیتا ہے۔ یوں وہ خود حل تک پہنچ جاتا ہے۔

درج بالا باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم رہنمائی (Guidance) کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کر سکتے ہیں:

رہنمائی ایک ایسا منضبط، مسلسل اور پیشہ ورانہ عمل ہے جس کے ذریعے افراد (یا طالب علم) کو ایسی مدد فراہم کی جاتی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی، ذاتی، معاشرتی اور معاشی مسائل و مشکلات سے واقفیت حاصل کریں، ان کے لیے دانشمندانہ طریقے ڈھونڈ لیں، ان کو حل کرلیں اور اپنی موجودہ اور مابعد کی زندگی کو خوشگوار انداز سے گزارنے کے قابل ہو جائیں۔

رہنمائی کی اس تعریف کے مطابق رہنمائی کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں یعنی تعلیمی رہنمائی، پیشہ ورانہ رہنمائی، ذاتی مسائل میں رہنمائی وغیرہ۔ اس تعریف سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی ضرورت اسی وقت پڑتی ہے جب کوئی مشکل یا کوئی مسئلہ پیدا ہو یا کوئی الجھن درپیش ہو۔ یوں رہنمائی کے ذریعے طلبہ کو متوازن نشوونما میں مدد دی جاتی ہے، انھیں سوچنے پر آمادہ کیا جاتا ہے، انھیں مقصد حیات کا شعور دلایا جاتا ہے، انھیں مسائل کی شناخت کے قابل بنایا جاتا ہے، انھیں آئندہ زندگی کے لیے شعبوں کے انتخاب میں مدد دی جاتی ہے، منفی عادات و خصائل سے بچنے پر آمادہ کیا جاتا ہے اور اپنے تعلیمی و تدریسی مسائل پر قابو پانے اور مناسب و موزوں طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ رہنمائی کے اس عمل کے ذریعے وہ اپنے مسائل حل کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

رہنمائی کا ایک شعبہ ''مشاورت'' بھی ہے ذیل میں ہم اس کو اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

مشاورت (Counselling)

رہنمائی فرد کو تمام شعبوں میں مدد فراہم کرتی ہے، مثلاً بچے کو کون سے مضامین اختیار کرنا چاہئیں؟ بچے کی نظر کمزور ہے تو اسے کہاں جانا ہے؟ بچے کو کون سا پیشہ اختیار کرنا ہے؟ کیا بچے میں کسی پیشہ ورانہ شعبے میں جانے کی استعداد اور خصوصی صلاحیتیں موجود ہیں جن کی بنیاد پر اس کی رہنمائی کی جا سکے؟ تاہم بچے (یا فرد) کے کچھ مسائل، اُلجھنیں، مشکلات ایسی بھی ہوتی ہیں جو گہرا مطالعہ چاہتی ہیں۔ خصوصاً ایسے مسائل و مشکلات یا اُلجھنیں جن کا تعلق ذہنی اور جذباتی کیفیات سے ہو۔ ان مسائل کو عام فرد حل نہیں کر سکے گا۔ بچے کو اس بارے میں کسی ماہر سے مشورے اور ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ لہٰذا مشاورت کا عمل اسی پہلو سے متعلق ہے۔ اس عمل میں دو افراد موجود ہوتے ہیں یعنی:

(1) مسئلہ کا شکار فرد (مشار) (2) تجربہ کار فرد جو مشورہ دے سکے (مشیر)۔

ان دونوں افراد میں رابطہ ہوتا ہے اور ایک باقاعدہ ذاتی تعامل سے وہ مسئلہ کے حل تک پہنچتے ہیں۔

درج بالا اُمور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اور آپ مشاورت کی تعریف اس طرح کر سکتے ہیں:

''مشاورت، دو افراد کے مابین ایک ایسی براہ راست، باضابطہ اور مسلسل گفتگو ہے جس میں ایک فرد، دوسرے فرد سے اس طرح مدد حاصل کرتا ہے کہ وہ اپنے مسائل اور مشکلات کو سلجھا سکے اور اپنے رویوں، طرز فکر اور کردار میں موزوں تبدیلی پیدا کر سکے تاکہ وہ آئندہ بھی مشکلات کا حل خود تلاش کرنے کے قابل ہو جائے''۔

مشاورت کے عمل کے ذریعہ طلبہ اور دیگر افراد کے پیچیدہ اور گھمبیر مسائل کو حل کرنے میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اس میں جو فرد مدد کرتا ہے اسے ''مشیر'' اور جسے مدد فراہم کی جاتی ہے اسے ''مشار'' کہتے ہیں۔

طلبہ کو پیش آنے والے مسائل (Problems of Students)

رہنمائی اور مشاورت کا بنیادی مقصد، طلبہ (یا افراد) کو ان کی مشکلات و مسائل میں مدد فراہم کرنا ہے تاکہ وہ ماحول سے مطابقت پیدا کر سکیں اور خوشگوار زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں۔ طلبہ کو بھی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے

جو مسائل ان کے درپیش ہوتے ہیں۔ وہ مسائل ومشکلات کئی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً:

(1) تعلیمی وتدریسی مسائل (2) معاشرتی مسائل (3) معاشی مسائل
(4) پیشہ ورانہ مسائل (5) ذاتی نفسیاتی مسائل

اب ہم ان مسائل کو اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

1- تعلیمی وتدریسی مسائل (Educational Problems)

مدرسے میں داخل ہوتے ہی بچوں کو مختلف قسم کے تعلیمی وتدریسی مسائل پیش آتے ہیں۔ کچھ کا تعلق اس کے تعلم کے عمل سے ہوتا ہے مثلاً وہ زبان پر مناسب عبور نہیں رکھتا اس لیے اس کو کسی بھی تصور یا حقیقت کو سمجھنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ اگلی جماعتوں میں جو مضامین اس کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں وہ اس کی ذہنی صلاحیت، خصوصی استعداد، رُجحانات اور سابقہ علم ومعلومات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ بعض اوقات چند بچے اپنی کچھ ذاتی مجبوریوں اور معذوریوں کی بنا پر کسی ایک یا دو مضامین میں دیگر بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اساتذہ کے سلوک اور سخت گیرانہ رویے کی وجہ سے کسی مضمون میں ان بچوں کی استعداد وتحصیل غیر تسلی بخش ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بے شمار وجوہات ممکن ہیں جو بچے کے اکتساب پر اثر انداز ہوتی ہوں۔ رہنمائی کے ذریعے بچوں کے ان مسائل سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے اور یوں ان مسائل پر قابو پا لینے کے لیے تجاویز سامنے آسکتی ہیں تا کہ بچے بلا رکاوٹ تعلیمی پروگرام میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

2- معاشرتی مسائل (Social Problems)

ان مسائل کا تعلق دراصل فرد اور معاشرے میں بہتر تعلقات وروابط سے ہے۔ بچہ یہ تعلقات وروابط گھر سے سیکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بچہ کے ساتھ گھر کے افراد نے مناسب سلوک نہ کیا ہو۔ اس میں بعض لوگوں کے بارے میں منفی رویے منتقل کیے گئے ہوں، ماں باپ میں اچھے روابط نہ ہوں، لہٰذا لڑتے جھگڑتے ہوں۔ بچہ بھی ان باتوں سے متاثر ہو کر لڑتا جھگڑتا رہے۔ اسے ابتداً بُری صحبت ملی ہو۔ بعض صورتوں میں خاندان کا اپنا معاشرتی مرتبہ بھی بچے کے دیگر بچوں سے تعلقات کو متاثر کرے گا۔ اس صورت حال میں بچہ میں لوگوں سے نفرت وحقارت پیدا ہوگی۔ لہٰذا معاشرتی مسائل کا بنیادی تعلق معاشرتی عدم مطابقت سے ہے۔ اس عدم مطابقت کی وجہ سے بچہ مدرسے اور بعد ازاں اپنے محلّہ، شہر یا معاشرے سے بہتر تعلقات استوار نہیں کر سکے گا۔

3- معاشی مسائل (Economic Problems)

ان مسائل کا تعلق، دراصل بچے کی گھریلو معاشی حیثیت سے ہے۔ جن بچوں کے گھروں میں معاشی خوش حالی نہیں ہوں گی۔ معاشی طور پر پس ماندہ گھروں سے آئے بچے مدرسہ میں چند قبیح قسم کی حرکات کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ وہ چوری، جھوٹ بولنے جیسے کاموں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ بچے بھی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں جن کے گھروں میں بہت خوش حالی ہو وہ پیسہ کے بل بوتے پر غلط کام کر سکتے ہیں۔ جس طرح کم وسائل والے بچے برے افعال کا ارتکاب کر سکتے ہیں بالکل اسی طرح امیر ماں باپ کے بچے بھی برے کاموں میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ جہاں غریب گھرانوں کے بچے چوری جیسے افعال کر سکتے ہیں وہاں امیر گھرانوں کے بچے بھی اس طرح کے کاموں میں خوشی کا سبب ڈھونڈ لیتے ہیں۔

4- پیشہ ورانہ مسائل (Vocational Problems)

روزی کمانے کے لیے ہر فرد کو کسی نہ کسی پیشہ ورانہ شعبے کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔ طلبہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ زندگی میں کون سا پیشہ اختیار کریں تاکہ وہ اپنی روزی بآسانی کما سکیں۔ اس کے لیے انہیں مدرسہ میں مضامین کا باقاعدہ انتخاب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کسی پیشے کے لیے کس قسم کی صلاحیتیں اور خصوصی استعداد درکار ہوگی۔

5- ذاتی نفسیاتی مسائل (Personal Psychological Problems)

درج بالا مسائل کے ساتھ ساتھ بلکہ ان کے علاوہ ایک فرد (بچے یا طالب علم) کو کچھ ذاتی اور نفسیاتی مسائل بھی پیش آتے ہیں۔ ان میں بعض کا تعلق اس کی جسمانی ساخت وغیرہ سے اور دیگر کا اس کی جذباتی و ذہنی نشوونما سے ہوتا ہے۔ جسمانی مسائل کا بیشتر تعلق اس کے اعضائے جسمانی کی مناسب نشوونما سے ہوسکتا ہے۔ اس شعبے میں بعض مسائل صحتِ جسمانی سے متعلق ہوسکتے ہیں مثلاً بینائی کا کمزور ہونا۔ کسی خاص طویل بیماری کی وجہ سے باقاعدہ تعلیمی پروگرام جاری نہ رکھ سکنا۔ جسمانی طور پر کمزور ہونا۔ ان مسائل کی وجہ سے بچہ اپنے تعلیمی و تدریسی کام میں بھرپور حصہ نہیں لے سکتا جب تک کہ اس کی مدد نہ کی جائے۔

بچے کے انہیں ذاتی مسائل میں اس کی جذباتی اور ذہنی صحت کے مسائل بھی شامل ہیں۔ یہ مسائل اصل میں اس ماحول میں رہنے کی وجہ سے چڑچڑا، غصیلا اور جذباتی طور پر غیر متوازن ہیجان کا شکار ہو جانا ہے۔ اس کا جذباتی اضطراب و ہیجان اس کی ذہنی کیفیات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ جذباتی و ذہنی طور پر بیمار (غیر صحت مند) فرد، اپنے تعلیمی و تدریسی عمل میں بھرپور شرکت نہیں کرسکتا اور اپنی صلاحیتوں کو موزوں انداز میں کام میں نہیں لاسکتا۔

ہم نے ان چند مسائل کا ذکر کیا ہے جن میں طلبہ کو اساتذہ اور ماہر نفسیات اور پیشہ ور مشیر کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ عام حالات میں رہنمائی کے علم کے ذریعے طالب علم کو مدد فراہم کر کے مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے، اس کے مسئلہ کی شدت کا کھوج لگا کر یا اسے کسی ماہر کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔

مدرسے میں رہنمائی اور مشاورت کا کردار (Role of Guidance and Counselling)

تعلیم و تدریس کی ہر طالب علم کو ہر وقت اور ہر لحہ ضرورت رہتی ہے۔ یہ بھی رہنمائی کا ایک اہم ترین فریضہ ہے تاہم طلبہ کو رہنمائی کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے لیکن رہنمائی کی ضرورت طالب علم کو خاص مواقع اور مسائل پیش آنے پر پڑتی ہے۔ مضامین کی تدریس میں ہر طالب علم مصروف رہتا ہے۔ رہنمائی کی کسی طالب علم کو اس وقت ضرورت پیش آتی ہے جب اس کی کارکردگی چند وجوہات کی بنا پر بہتر نہیں ہوتی مثلاً انگریزی ہر طالب علم پڑھتا ہے۔ اس مضمون میں ایک طالب علم کوشش کے باوجود کامیابی حاصل نہیں کر پاتا۔ داخلہ کے وقت بھی تمام طلبہ کو مضامین منتخب کرنا ہوتے ہیں تاہم انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے مضامین ان کے لیے مناسب ہوں گے۔ غرضیکہ طلبہ کو مدرسہ میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ رہنمائی اور مشاورت کا عمل، ان مسائل کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

رہنمائی کے ذریعے بچوں میں بہت سی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا جاسکتا ہے۔ رہنمائی، طلبہ کی مشکلات کو دور کرنے میں معاونت کرتی ہے وہ طالب علم کو اس قابل بناتی ہے کہ:

i- وہ مدرسے کے ماحول سے مطابقت حاصل کر سکے۔ طالب علم جب پہلے پہل سکول آتا ہے تو اسے مطابقت میں مشکل پیش آسکتی ہے۔ جس بچے کو یہ مسئلہ پیش آئے رہنمائی کے ذریعے اسے اس مسئلہ پر قابو پانے کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔

ii- طالب علم صحیح مضامین منتخب کر سکے جو طلبہ مضامین کے انتخاب میں اُلجھن کا شکار ہوتے ہیں رہنمائی کے ذریعہ ان کی مشکل کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

iii- طالب علم اپنے اندر دلچسپی اور تحریک پیدا کر سکے تاکہ وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں لگن سے کام کر سکے۔

iv- وہ مطالعہ کے درست طریقوں اور عادات کو اختیار کر سکے۔

v- وہ اپنی ناکامی کے اسباب کو شناخت کر کے ان کو حل کر سکے۔

vi- وہ موزوں پیشے کا انتخاب کر سکے۔ رہنمائی کے ذریعے طالب علم کو اپنی خصوصی استعداد اور رُجحانات کو سمجھنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے تاکہ وہ ان کے مطابق پیشہ منتخب کر سکے۔

vii- وہ مقصدِ حیات کا شعور حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔

viii- وہ تدریسی و تعلیمی مشکلات کا فہم حاصل کر کے ان پر عبور حاصل کر سکے۔

ix- اچھے اور مثبت اوصاف کو اپنانے کی کوشش کر سکے اور منفی عادات کا خاتمہ کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

x- وہ اپنی جذباتی اور ذہنی اُلجھنوں پر قابو پا کر خوشگوار اور پُر مسرت زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔

غرضیکہ رہنمائی اور مشاورت کی مدد سے طالب علم کو اپنی شخصیت کے ہمہ گیر پہلوؤں کا فہم حاصل کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کے لیے زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنا ممکن ہو جاتا ہے۔

مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے مفصل جواب لکھیے۔

1- مدرسہ میں رہنمائی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

2- مشاورت سے کیا مراد ہے؟ طلبہ کو اس کی ضروت کب پیش آتی ہے؟ تحریر کیجیے۔

3- طلبہ کے تعلیمی وتدریسی مسائل پر نوٹ لکھیے۔

4- پیشہ ورانہ مسائل کے حل کے لیے معلم یا مدرسہ کیا رہنمائی کرسکتا ہے؟ بیان کیجیے۔

5- رہنمائی اور مشاورت کے عمل سے گزرنے کے بعد طالب علم میں کیا صلاحیتیں فروغ پا جاتی ہیں؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔

6- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

i- تعلیم کے جدید مفہوم کے مطابق ،معلم کے فرائض کیا ہیں؟

ii- رہنمائی فرد کو کس قابل بنا دیتی ہے۔؟

iii- طلبہ کو پیش آنے والی مشکلات ومسائل کی فہرست لکھیے۔

iv- تعلیمی وتدریسی مسائل کی دو مثالیں صرف دو جملوں میں لکھیے۔

v- بعض بچوں میں کچھ لوگوں کے بارے میں منفی رویہ کیوں پیدا ہوتا ہے؟

7- درج ذیل جملوں میں مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- کبھی کبھی انسان کو ایسے مسائل سے بھی سابقہ پڑتا ہے جو وہ صرف............مشورہ سے حل نہیں کرسکتا۔

ii- بعض اوقات طالب علم کو اپنے کسی مضمون میں فیل ہونے کی............کا علم نہیں ہوتا۔

iii- تعلیم کا............مفہوم بچے کو علم منتقل کرنے تک محدود تھا۔

iv- تعلیم کے نئے مفہوم میں استاد کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ طالب علم کی ....اور ہمہ پہلو نشو ونما میں مدد کرے۔

v- رہنمائی کسی فرد کے لیے............نہیں بلکہ اس کے ساتھ مل کر سوچنے اور حل تلاش کرنے کا نام ہے۔

vi- فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی............کو خود سمجھنے کی کوشش کرے۔

vii- رہنمائی فرد کو اپنے مسائل خود حل کرنے پر............ بناتی ہے۔

viii- فرد کے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جو گہرا............چاہتے ہیں۔

ix- مشاورت کے عمل میں جو فرد ماہر ہونے کی حیثیت میں اُلجھن کے شکار فرد کی مدد کرتا ہے۔اسے............کہتے ہیں۔

x- جذباتی اور ذہنی اُلجھنوں کا شکار فرد، تعلیمی عمل میں بھرپور............نہیں کرسکتا۔

8- مندرجہ ذیل بیانات کے ہر سوال کے نیچے ایک سے زیادہ جواب دیے گئے ہیں۔ صحیح یا موزوں ترین جواب کے سامنے درست کا (✓) کا نشان لگائیے۔

i- تعلیم کے قدیم تصور میں معلم کے فرائض میں کیا بات شامل تھی:

(ا) کتب کا ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھانا (ب) بچوں کو علم منتقل کرنا (ج) طالب علم کے تمام پہلوؤں کی نشوونما کرنا

ii- رہنمائی کے لغوی معانی ہیں:

(ا) آگے آگے چلنا (ب) راستہ دکھانا (ج) تلاش کرنا

iii- ایک ایسا عمل جس میں کسی فرد کو اس کی اُلجھن کو سلجھانے میں مدد کی جائے اور بالمشافہ گفتگو بھی شامل ہو کہلاتا ہے:

(ا) رہنمائی (ب) مشاورت (ج) نشان دہی

iv- ''مشار'' سے مراد وہ فرد ہے جو:

(ا) مشورہ دیتا ہے (ب) مشکلات کا شکار ہوتا ہے (ج) مشورہ حاصل کرتا ہے

v- بچہ بہتر معاشرتی تعلقات سیکھتا ہے:

(ا) گھر سے (ب) محلّہ سے (ج) سکول سے

vi- درج ذیل میں سے کون سا مسئلہ بچے کی تعلیمی و تدریسی مشکل سے تعلق رکھتا ہے:

(ا) گھر میں ماں باپ کا نامناسب رویہ ....

(ب) سکول کی لائبریری سے مطلوبہ کتاب نہ ملنا ....

(ج) کسی خاص مضمون میں بہتر کارکردگی نہ ہونا ....

vii- شفقت اور ہمدردی سے محروم امیر گھرانوں کے بچے بُرے افعال کرنے میں تلاش کرتے ہیں:

(ا) تسکین (ب) شغل (ج) ساتھی

viii- بچے کی جسمانی صحت کے مسائل کا تعلق کس سے ہوتا ہے:

(ا) وسائل اور معاشرتی مشکلات ....

(ب) ذاتی و نفسیاتی مسائل ....

(ج) مسائل اور معاشی مشکلات ....

فرہنگ (Glossary)

اشترا کی:	اشترا کیت کا حامی یا کیمونسٹ۔
اقدار:	قدر کی جمع، قدریں، معاشرتی معیارات۔
امامت:	لیڈر شپ، رہنمائی کرنا۔ دینی رہنمائی، نماز پڑھانا
امکانی:	امکان سے منسوب، ممکنہ، جس کی حیثیت حتمی نہ ہو۔
انفارمیشن ٹیکنالوجی:	(تکنیکی معلومات) کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ سے معلومات کا حصول۔
اوصاف:	وصف کی جمع، خوبیاں، اچھائیاں۔
آخرت:	حقیقی دُنیا جو مرنے کے بعد شروع ہوتی ہے۔
آدابِ معاشرت:	معاشرے میں رہنےسہنے کے پسندیدہ طور طریقے۔
باغیانہ کیفیات:	باغی ہونے والی، سرکشی والی حالتیں۔
بالیدگی:	بڑھنا، بڑھوتری یا افزائش کا عمل۔
بچپن(Childhood):	بچے کی عمر کے چھ تا بارہ سال۔
بلوغت:	حد کو پہنچنا، جوانی، شباب، بالغ ہونا۔
بین الاقوامی:	اقوام کے درمیان، عالمی۔
پالیسی ساز:	قاعدہ، پالیسی، قانون بنانے والے۔
پژمردگی:	مایوسی، افسردگی، مُرجھاہٹ۔
پیشہ ورانہ تعلیم:	مہارت کی خاص تعلیم مثلاً انجینئرنگ، طب وغیرہ۔
تخلیقی:	کوئی نیا خیال/چیز پیش کرنا۔
تدوینِ نصاب:	نصاب سازی۔
تصور:	خیال
تعلّم:	آموزش۔
تعلیمِ بالغاں:	بڑوں کی تعلیم، بالغ لوگوں کی تعلیم
تنظیمِ نو:	نئے سرے سے منظّم کرنا، نئی ترتیب دینا۔
تہذیب وتمدن:	رہنےسہنے کا معاشرتی طریقہ۔
ثقافت:	انگریزی لفظ Culture کا ترجمہ۔ تہذیب، طرزِ تمدن۔
ثقافتی اتحاد:	مختلف طرزِ زندگی رکھنے والوں کا اکٹھا ہونا، متحد ہونا۔
جائزہ:	جانچنا۔
جمہوری:	جس میں عوام کو اکثریت حاصل ہو۔

جمہوریت: عوام کی حکومت عوام پر اور عوام کے ذریعے۔
چوپال: بیٹھک، جہاں گاؤں کے لوگ بیٹھ کر باہم گفت وشنید اور فیصلے کرتے ہیں۔
حُسنِ معاشرت: اچھے طریقے سے رہنا سہنا۔
خواندگی: افراد کی پڑھنے لکھنے کی ابتدائی صلاحیت۔
دین: مکمل ضابطۂ حیات، اسلام ایک دین ہے۔
ذرائع ابلاغ: معلومات کے حصول یا ترسیل کے تمام ذرائع اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن وغیرہ۔
راحت: آرام، خوشی، سکون
رضائے الٰہی: جس کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہو۔
رویے: رویہ فرد کی ایسی ذہنی کیفیت کا نام ہے جو عمل کے لیے سازگار ہو۔ یہ موروثی نہیں بلکہ اکتسابی ہوتا ہے۔
رہنمائی: راستہ دکھانا، نشاندہی کرنا۔
سرمایہ دار: دولت مند، امیر۔
شیر خوارگی: بچے کے دودھ پینے کے ماہ وسال۔
طریقہ ہائے تدریس: طلبا کی رہنمائی کے لیے اساتذہ جو تدریسی طریقے استعمال کرتے ہیں۔
طفولیت(Early Childhood): بچپن کی عمر، کم سنی۔
عادات: عادت کی جمع، طور طریقے۔
عقائد: عقیدہ کی جمع۔
علم: جاننا
عمرانی: معاشرتی، معاشرے سے متعلق، آبادی سے متعلق۔
فعالیتیں: مختلف کام یا سرگرمیاں۔
فلسفہ: نظریہ، سوچ، عقلی غور وفکر۔
قبیح حرکات: گندی اور بُری حرکات۔
قرآن وسنت: قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عملی زندگی۔
قومی یک جہتی: قوم کا متحد ہونا/اتحاد کرنا۔
کاشت کار: کسان، زمین کو جوتنے والا۔
کان کنی: کان کھودنے کا پیشہ۔
کمرشل کالج: ایسا ادارہ جہاں تجارتی مضامین مثلاً اکاؤنٹنگ، کامرس وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔
کند ذہن: غبی، کم عقل۔

مہد سے لحد تک: ماں کی گود سے قبر تک۔
متلون مزاج: غیر مستقل مزاج، گھڑی گھڑی بدلنے والا۔
محرکات: محرک کی جمع، تحریک پیدا کرنے والے عوامل۔
مدارج: درجات۔
مدرسہ: وہ ادارہ جہاں تعلیم دی جائے۔
مربوط: مختلف اشیا کا آپس میں تعلق، ربط
مشار: مشورہ لینے والا۔
مشاورت: کسی بھی معاملہ پر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر غور و خوض کرنا، مشورہ لینا۔
مشیر: مشورہ دینے والا۔
معاشرہ، سماج، سوسائٹی (Society): باہمی مقاصد کے لیے مِل جُل کر رہنا۔
معاون نصابی سرگرمیاں: ایسی سرگرمیاں جو نصاب کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں۔
مغربی اقوام / اقوامِ مغرب: دنیا کے مغربی حصہ میں رہنے والی اقوام، یعنی یورپ اور امریکہ میں رہنے والے لوگ
مفکرین: گہری سوچ رکھنے والے دانش مند لوگ۔
منتظمین: انتظام کرنے والے۔
مہمل: مبہم، غیر واضح۔
ناخواندگی: جہالت، تاریکی۔
نافع علم: نفع بخش علم
نشو و نما: بڑھنا، پرورش پانا۔
نصاب سازی: نصاب بنانا۔
نصب العین: اصل مقصد۔
نظریۂ حیات: زندگی کے بارے میں نظریہ۔
وقوفی یا علمی: معلومات اور علم۔
ہم نصابی: ایسی سرگرمیاں جو نصاب تعلیم کی تکمیل میں مددگار رہوں لیکن باقاعدہ نصاب کا حصہ نہ ہوں۔
ہمجولیوں: ہم عمر ساتھیوں۔
ہوم اکنامکس: گھریلو معاشیات۔
یوم حساب: قیامت کا دن، روز محشر، جزا و سزا کا دن۔

کتابیات (Bibliography)

ابوالاعلیٰ مودودی	تعلیمات	اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور 1977ء
احمد شلبی ڈاکٹر	تاریخ تعلیم وتربیت اسلامیہ (ترجمہ محمد حسین خان زبیری)	
اکبر علی ڈاکٹر و خواجہ نذیر احمد ڈاکٹر	پاکستان میں تعلیم کی تاریخ	مجید بک ڈپو، لاہور، 1990ء
اکبر علی ڈاکٹر و خواجہ نذیر احمد ڈاکٹر	تدوین نصاب	خالد بک ڈپو، لاہور، 1986ء
ایم۔اے عزیز ڈاکٹر	تعلیم اور معاشرتی تبدیلی	کاروان ادب، ملتان، 1982ء
عبدالرشید ارشد ڈاکٹر	پاکستان میں تعلیم کا ارتقا	ادارہ تعلیم وتحقیق لاہور، 1995ء
عبدالرشید ارشد ڈاکٹر	گم گشتہ منزل کا سراغ تعلیم کا ایک اصلاحی منصوبہ	ادارہ تعلیم وتحقیق لاہور، 1995ء
عطش درانی ڈاکٹر	تناظرات تعلیم (یونٹ-3) برائے بی۔ایڈ	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، 1994ء
غلام عابد خاں	عہد نبویؐ کا نظام تعلیم	عوامی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور، 1978ء
محمد سرور رانا	معاشرہ، سکول اور استاد	مجید بک ڈپو، لاہور، 1998ء
محمد سعید اختر مہر	تعلیم کی نظریاتی اساس اسلامی تناظر میں	انجمن فاضلین ادارہ تعلیم وتحقیق، لاہور
محمد سلیم سید پروفیسر	مسلمان مثالی اساتذہ و مثالی طلبہ	ادارہ تعلیمی تحقیق اچھرہ، لاہور، 1989ء
محمد سلیم سید پروفیسر	مغربی نظام تعلیم ملی نقطہ نظر سے	گلشن اقبال، کراچی، 1976ء
محمد عیسیٰ خاں	تعلیمی فلسفہ اور تاریخ	علمی کتاب خانہ، لاہور، 1999
محمد مرزا ڈاکٹر پروفیسر	فلسفہ وتاریخ تعلیم	مجید بک ڈپو، لاہور، 1992
محمد یاسین شیخ	عہد نبویؐ کا نظام تعلیم	غضنفر اکیڈیمی پاکستان، کراچی، 1995ء
محمد رشید ڈاکٹر	تناظرات تعلیم (یونٹ-1) برائے بی۔ایڈ	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 1994ء
مسلم سجاد	اسلامی ریاست میں نظام تعلیم	انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، 1993ء
مقصود عالم بخاری ڈاکٹر	علم التعلیم برائے بی۔ایڈ (یونٹ-II)	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 1983ء
منور ابن صادق	تعلیم وتعلم (مجموعہ مقالات)	صادقیہ پبلی کیشنز، لاہور، 1973ء

A.C. Ornstien and F.P Hunkins

Curriculum Foundations, Principales & Issues 4th Edition

New York; Allyn and Bacon inc, 2003

Ahmed Zulkaif

Concepts of Population Education (Unit 4):

Allama Iqbal Open University, Islamabad, 1993

Anita Wool Folk :

Educational Psychology 9th Edition

Delhi; Pearson Education Private limited, 2004

Armstrong David G. & Others

Education and introduction

New York, Mc. Millan, Publishing Co. 1981

Blaugh Mark

An introduction of Economics of Education, London, Banguin books, 1980

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 1979

National Education Policy 1979,

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 1998

National Education Policy 1998-2010

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 2009

National Education Policy 2009